حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود کے اپنے رفقاء سے محبت اور رفقاء کے اخلاص و وفا کے ایمان افروز واقعات

مامور کی باتوں پر عمل کرنا ہر مومن پر فرض ہے، چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ پر قائم ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اطاعت اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قربانی کو ہمارے واقفین کو سامنے رکھنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 جولائی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود کا اپنے رفقاء کے ساتھ محبت اور رفقاء کے اخلاص و وفا کے ایمان افروز واقعات پیش فرمائے۔ حضور انور نے تذکرہ میں مذکور حضرت مسیح موعود کا 1908ء کا ایک الہام جو آپ کے ایک ساتھی حافظ احمد اللہ خان صاحب کی بیٹی زینب اور شیخ عبدالرحمٰن مصری کے رشتہ اور شادی سے متعلق تھا، اس کی وضاحت فرمائی اور اس الہام کا پورا ہونا ثابت کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اگر حافظ صاحب حضرت اقدس کی بات مان لیتے اور بیٹی زینب عبدالرحمٰن مصری صاحب کے نکاح میں نہ دیتے تو اس کا ایمان ضائع نہ ہوتا۔ پس مامور کی باتوں پر عمل کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ اپنی توجیہہ کرنے کی بجائے عمل کیا جائے تو ایمان ضائع نہیں ہوتا۔ پھر حضور انور نے ایک سکھ والا واقعہ بیان فرمایا جس نے حضرت مسیح موعود کے والد صاحب کے پاس آ کر کہا تھا کہ سنا ہے کہ آپ کا ایک اور بیٹا بھی ہے، تب انہوں نے کہا کہ وہ خدا کے گھر میں رہتا ہے، مجھے اس کی فکر ہے کہ وہ کیسے کھائے گا اور نوکری کرے گا۔ جب بھی نوکری کی بات کریں تو وہ انکار کر دیتا ہے۔ اس سکھ نے یہ بات مرزا صاحب کو پہنچائی تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرے والد صاحب کو تو یونہی فکر لگی ہوئی ہے، ان کو جا کر کہیں کہ میں نے جس کی نوکری کرنی تھی جس کا نوکر ہونا تھا وہ ہو گیا ہوں۔

حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر خلیفۃ المسیح الاول کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی بھیرہ میں بہت عزت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک اعلیٰ درجہ کی ملازمت عطا فرمائی تھی اور وہاں بھیرہ میں آپ کے اس حکمت والے کام کے چلنے کا خوب امکان تھا۔ لیکن آپ حضرت مسیح موعود کو ملنے کے لئے قادیان آئے، جب واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اب ادھر ہی رہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی ایسی اطاعت کی کہ واپسی کا ارادہ ترک کر دیا اور اپنا سامان لینے کیلئے بھی خود نہ گئے بلکہ کسی اور کو سامان لینے کے لئے بھجوا دیا اور خود وہیں قادیان میں ہی رہے۔ یہاں تک کہ واپس بھیرہ جانے کا خیال بھی دل سے نکال دیا۔ پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ کی قربانی ایسی تھی کہ آپ کی آمد کا کوئی ذریعہ نہ تھا مگر آپ سیکرٹری کے طور پر کام کرتے تھے۔ اس وقت جتنا کام تمام محکمے کرتے ہیں تو وہ اس وقت اکیلے کیا کرتے تھے اور یہ بھی وادی غیر ذی زرع میں جان قربان کرنے کے مترادف ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ نمونے ہیں جن کو ہمارے واقفین کو سامنے رکھتے ہوئے غور کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کو جو حضرت مسیح موعود سے خاص عشق تھا اس کا دوسرے خیال بھی نہیں کر سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ پھر ایک رفیق حضرت منشی اروڑے خان صاحب کپور تھلے والے کو بھی حضرت مسیح موعود سے بہت عشق تھا۔ حضرت مسیح موعود ان کے اخلاص کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔ پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک شخص نے عربی الفاظ کی ادائیگی کے حوالے سے تمسخر کیا تو صاحبزادہ عبداللطیف شہید صاحب نے اس کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا تو حضرت مسیح موعود نے صاحبزادہ صاحب کو روک دیا اور فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس یہی ہتھیار ہے، اگر یہ لوگ ان سے بھی کام نہ لیں تو پھر کیا کریں، اور پھر مجھے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ حضرت اقدس نے صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ آپ کیا چاہتے کہ یہ ہتھیار بھی استعمال نہ کریں۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ پس ایسی باتوں سے گھبرانا بہت نادانی ہے، جو برتن کے اندر ہوتا ہے وہی کچھ اس میں سے نکلتا ہے، ہم کو چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ پر قائم ہوں۔ اگر کوئی مجلس میں تمسخر کرتا ہے تو اس مجلس سے اٹھ کر چلے آؤ، یہی خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ وہ اپنے برگزیدہ کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر چیز میں برکت رکھ دیتا ہے۔

حضور انور نے آخر پر محترم مولوی محمد یوسف صاحب درویش قادیان کی وفات پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں قرآن کریم اور حدیث پڑھانے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا فرمائے۔ حضور انور نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔